لگا نہ ڈالی ہے جب سے بناے تیغ ستم
بنا ہے اُسکے پئے امتحان حسینؑ غریب

غرض سبھون نے ہر طرح اُس کو سمجھایا
میدان دشت بلا مین با قربا آیا
ولے کسو کا نہ خاطر مین وہ سخن لایا
اسیر و غمی آسمان حسینؑ غریب

اب اس سے آگے جو گذرا ہے اُسپہ رنج و تعب
بغیر دفن و کفن یہ تو جانتے ہین سب
بیان کو اُسکے تو کرتا ہے منع حد ادب
کہ خاک و خون کے رہا درمیان حسینؑ غریب

اگرچہ مرثیہ کہنا سبھون کو آتا ہے تو
کہ سننے والون کا جنت مین گھر بناتا ہے
دلے مین کیا کہون اسطرح تو رُلاتا ہے
جزا دے اسکی تجھے مہربان حسینؑ غریب

مرثیہ در شہادت فرزندان حضرت مسلم

دیکھ کر جسکو مین مضطرب الحال نسیم
ہوئی مسلم کے سنے ہونگے وے دو تھے جو یتیم
پوچھا کیون ڈھونڈھتی ہے آج تو یہ ہفت اقلیم
ایک کا نام محمد تھا دوم ابراہیم

باپ کے بعد وہ تھے کوفے مین قاضی کے گھر
روکے اُنے یہ لگا کہنے کہ سنتے ہو پسر
قاضی کے قتل کی مسلم کے سنی وان جو خبر
ابن مرجانہ ملعون ہے یہ سخت لئیم

پھیری ہے اُن نے منادی کہ پسر مسلم کے
غارت و قتل سے وہ صاحب خانہ نہ بچے
جسکے گھر مین یہ سنون گا کہ وہ بیٹھے ہین چھپے
پس مناسب نہین اس شکل مین تم یان ہو مقیم

قافلہ کوفے سے جاتا ہے مدینے کے تئین
جاؤ ساکن ہو تم اُس جا کسی گوشہ مین کہین
وان سے بہتر کوئی جا کہ تمھین اب اور نہین
تاکہ یہ کافر ملعون ہو واصل بہ جحیم

غرض اس قافلے سے شب وہ ہوئے تھے ہمراہ
مین انھین ڈھونڈھتی پھرتی ہون کہ تا ہو کے تباہ
صبح بھی ہونے نہ پائی کہ انھین بھولی راہ
ہو نہ جاوین وہ دو معصوم گرفتار غنیم

یہ سخن کہتے تھے آپس مین کہ اس اثنا مین
انکی حالت کا سبب اُس سے جو مین پوچھا مین
پہونچا اک شخص کیے خاک بسر اُس جا مین
رو کے بولا وہ کہ اس غم سے مرا دل ہے دو نیم

کیا کہے آگے مین اظہار کرون یہ روداد
نکلے تھے کوفے سے اک قافلے مین وہ برباد
کہ دو طفل آج ہوئے ظلم سے خون کر برباد
ابن مرجانہ کا تھا بسکہ دل انکے مین بیم

قافلہ مین چلا جلد قضا را ناگاہ
ہو گئی صبح تو اک نخل مین لائے وہ پناہ
رہ گئے پیچھے وہ دو معصوم گم اُنسے ہوئی راہ
نیچے اُس نخل کے اک آب کا چشمہ تھا قدیم

www.emarsiya.com

وارد اس جا ہوئی اک زن حارث کی کنیز
پانی مین دیکھ کے جو عکس کیے اُن نے تمیز

دیکھکر اُن سے کہا اُن نے کہ صاحبزادو
کس لیے آن کے اس نخل تلے بیٹھے ہو

سنکے بولے کہ دو فرزند ہین مسلم کے ہم
نہ کوئی دوست ہے اسجا نہ کوئی ہی ہمدم

تب کہا اُن نے کہ تم پر سے مین جاؤن قربان
چلکے تم گھر مین رہو اُسکے کوئی دم مہمان

غرض اُس جا پہ جو وہ خادمہ کرتی تھی سخن
لیگئی بی بی کنے اُن کو بزیر دامن

پوچھا خاتون نے یہ مین کون جو آئے ہین یہان
سنتے ہی بی بی قدم پر گری ہو کر گریان

پھر لگی کہنے کرون آپ کو مین تم پہ فدا
بولے یہ ہمکو مدینے تو اگر دے بھجوا ئو

کہا اُن نے کہ یہ حاجت زدل و جان ہے قبول
ماحضر کیجیے کچھ نوش نہ دل رکھیے ملول

کھانا اُنکو جس گھڑی خاتون نے اُنھین کھلوایا
کر کے چھپی اُنھین اُس فرش او پر سُلوایا

تھی تردد مین مدارات ہی کے وہ خاتون
یہ کہا زن سے مشوش تجھے کچھ پاتا ہون

قطع کر اُسکے سخن کو یہ دیا اُن نے جواب
بولا مین صبح سے تا شام یہ کھینچا ہی عذاب

آج گھوڑے سے کیا بیٹون نے مسلم کے فرار
ہوا وہ اسپ جسے دے کے لیا سو دینار

سنکے وہ مومنہ بولی کہ ترے ہو کمبخت

اُنکی بی بی رکھے تھی آل محمد کو عزیز
آئی وان اُنکو نظر شکل دو خورشید عدیم

ہوئے تم کون نشان اپنے گھرانے کا دو
کون ہے تمپہ کہو ایسی مصیبت ہے عظیم

باپ کوفے مین موا آ کے تہ تیغ ستم
آسرا ہمکو کسی کا نہین جز رب کریم

ایک بی بی رہی مری تمپہ فدا از دل و جان
رکھے گی تمکو نہایت بتواضع تکریم

گویا آئی تھی قضا اُن کے ہو صورت زن
کہا اُس سے یہ معزز ہین کر اُن کی [illegible]

تب کیا جاریہ نے صورت احوال [illegible]
پاس لے بیٹھی اُنھین کر کے سلا[illegible] تسلیم

ہووے حاجت کچھ اگر تم کو تو [illegible] فرما
اجر مین اُسکے خدا دیوے تجھے [illegible] نعیم

بھیجنے کا تمھین ہو جائیگا وان تک [illegible] دل
کر دیے اطعمہ یہ کہ کے اُنھون [illegible]

فرش خواب اُنکے لیے حجرے مین جا بچھوایا
آگے کہتے ہین یہ راوی بروایات ضخیم

کہ ہوا وارد اسی آن مین حارث ملعون
نہین بے خبر کہ تشویش مین ہو تجھسی فہیم

تھا کہان صبح سے تو اب تلک ای خانہ خراب
ہو گیا آج کی شب جس کے سبب مین سقیم

اور کہا تا لاش و تجسس مین یہ پایا آزار
ساتھ ہی ہو تخانہ میرے کوئی جلو دار ندیم

بیٹے مسلم کے مخرا کے حجرے کے ہین کمخت

www.emarsiya.com

نا ہیں ڈالے ہیں کیوں اپنی قامت کا رات
تیرہ کرتا ہے عبث اپنی تو لعنتوں کی گلیم

اس لعین نے کہا ان باتوں سے مجھکو کیا کام
ہم سپاہی ہیں سمجھتے نہیں کچھ دین اسلام
جلد لا واسطے میرے تو جو حاضر ہو طعام
کام وہ کیجیے حاصل ہو کہ جس سے زر و سیم

زن بیچارہ غرض کھانے کو آگے لائی
چارپائی کو منگا اُن نے وہیں بچھوائی
زہر مار اُن نے کیا جب تو اُسے نیند آئی
سو رہا اُسپہ وہ ملعون بچھا فرش ادیم

آگے یوں راوی جانسوز کرے ہے گفتار
ایک انہیں سے جگا دوسرے کو رو رو کر زار
دونوں بھائی جو وہ سوتے تھے بہم حجرۂ تار
کہا آتا ہے نظر صبح یہ گردن ہو دو نیم

خواب میں دیکھوں ہوں میں گیا کہ رسول مقبول
کیوں کیا یہ کہ دو فرزند دل و جان سے ملول
کہتے ہیں باپ ہمارے کہ ذرہ دل سے بتول
پھرتے حیران و پریشان ہیں بہ بیابات غنیم

یہ سخن سنکے سراسیمہ ہوا اُن نے بھی کہا
ایک سے ایک گلے لگ کے رو دے پھر ایسا
خواب میں نے بھی یہی اے جان برادر دیکھا
کہ ہوا خواب سے بیدار وہ ملعون لئیم

ہو پراشفتہ زن اپنی سے لگا کہنے سخن
تاکہ معلوم کروں مرد کوئی ہے یا زن
اے دغا باز چراغ اٹھ کے تو کر لا روشن
کس کی آتی ہے صدا کون ہے اس گھر میں مقیم

زن بیچارہ نے اسکو نہ دیا سنکے جواب
حجرے میں دیکھے تو دو طفل ہیں رشک مہتاب
لایا اٹھکر وہ چراغ آپ ہی باچشم عتاب
اشک آنکھوں سے رواں اُن کی مثال تسنیم

دیکھ اُن کو یوں کیا حارث ملعون نے سوال
اس لعین کو بھی انہوں نے جو کیا دوست خیال
کون ہو تم جو دیا حسن اقامت یاں ڈال
بولے ہم دونوں ہیں مسلم کے ستم دیدہ یتیم

تھتھا مار لگا کہنے سنا یہ جس دم
آخرش دونوں کے گیسو میں گرہ دے باہم
یا رو رو خانہ دشمن گرد جہاں میں گردم
مارا ایک ایک طمانچہ نہ خدا کا کر بیم

در کو اُس حجرے کے محکم کیا دے کر زنجیر
آخر کار کہ جس وقت ہوئی رات اخیر
سو رہا اپنی جگہ آن کے پھر وہ بے پیر
لیچلا صبح انہیں مارنے گردن وہ لئیم

دوڑی وہ مومنہ روتی ہوئی انکے دنبال
دین کو واسطے دنیا کے نہ کھو تو جنجال
لگی کہنے کہ نہ کر قتل کا انکے تو خیال
اے شقی دین ترے کچھ بھی خدا کا ہے بیم

قربا میں ہیں محمد کے یہ دونوں مظلوم
باز آ اس عمل زشت سے اے مرتد شوم
لیچلا اُن کو تو اب کاٹنے اُن کا حلقوم
حشر ہو محشور قیامت میں تو با اہل جحیم

www.emarsiya.com

سنکے یہ بات غضبناک ہو وہ تخم حرام
اسمین پہونچا زن بیچارہ کا فرزند و غلام

زن کو مجروح کیا تیغ علم کر ز...
کہا اُن دونون نے ای آل محمد کے غلام

بازاس فعل سے آمان خدا کو جلاد
سن کے یہ حرف بر آشفتہ ہوا بد بنیاد

عاقبت ابنی نہ دے واسطے زر کے ...
ماری شمشیر کہ ہوگئے وہ بجنات نعیم

راوی کہتا ہو کہ اب آگے کہون کیا ہیہات
قتل جب کرنے لگا اُنکے تئین وہ بدذات

لیگیا دونون یتیمون کو سوے آب ذان
بولے وہ اُسکے تئین کر کے سلام و تسلیم

رحم کر ہم پہ تو اب بہر خدا اے بد خو
بیچ لے ہاتھ کسی شخص کے جا کر ہم کو

یون ہی گر دلین ہے تو کاٹ ہمارے گیسو
مدعا قتل ہمارے سے اگر ہے زر و سیم

سن کے یہ کہنے لگا دونون کو وہ دشمن دین
غرض اُن دونون یتیمون پہ ہوئی موت یقین

رحم گر چاہو تو یکندرہ مرے دل مین ...
چپ ہوے ہو کہ وہ راضی برضاے ... تسلیم

آخر کار جو بے رحم نے کھینچی تلوار
خوف اتنا کہ اب پہلے تو مجکو ہی مار

کہا ہر ایک نے اُس سے یہی ... زار
دیکھ سکتا ہین نہین بھائی کی گردن ...

آگے کیا اُسکے ستم کو مین کہون وا ویلا
جس کا تھا نام محمد اُسے پہلے مارا

جسطرح دونون یتیمون کے تئین ...
پھر جدا تن سے کیا اُن نے ...

راوی کہتا ہے کہ جب کاٹ لیے اُنکے سر
سینے سے چھاتی سے چھاتی کو ملا یکدیگر

دو وہین دریا مین دیا ڈال تنون ...
آخر الامر تہ آب وہ مظلوم ...

آج سودا ہین تو خوب رلایا تو نے
کہکے یہ مرثیہ جیسا کہ پٹایا تو نے

دل سے ہر ایک کی شادی کو جلایا تو نے
حشر مین اسکی جزا دیوے تجھے رب کریم

مرثیہ دیگر

گردون پر از خروش و فغان وامصیبتا
آفاق بزم ماتیان وامصیبتا

شیون درون کون و مکان وامصیبتا
عالم تمام گریہ کنان وامصیبتا

خلقت نے شکل جون مہ نو خاک سے ملی
ہر شہر کوچہ کوچہ و ہر دہ گلی گلی

دنیا کی جیب چاک ہے جون گل کی ہو گئی
وامحسرتا جو یان ہے تو وان وامصیبتا

کرتیکو سر پہ خاک اٹھاتے ہین یہ ملک
زیر زمین عجب نہین آجائے گر فلک

www.emarsiya.com